QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

قرآنی تناظر میں جدید مغربی افکار کا تنقیدی مطالعہ: (الحاد، سیکولرازم، فیمنزم، اور لبرل ازم)

Muhammad Nawaz[1]
Mudassar Hussain[2]

Abstract

This research article critically examines four prominent modern ideologies—Atheism, Secularism, Feminism, and Liberalism—from the perspective of the Qur'an. These ideologies, although influential in shaping modern sociopolitical and ethical thought, present serious epistemological and moral challenges when evaluated under the framework of Islamic revelation. Atheism, with its denial of the divine, contradicts the Qur'anic conception of innate human recognition of a Creator. Secularism, which seeks to privatize religion, opposes the holistic Qur'anic vision of faith as a complete way of life. Feminism, particularly in its radical form, conflicts with the Qur'anic model of gender justice rooted in complementarity, not conflict. Liberalism promotes individual autonomy and moral relativism, clashing with Qur'anic directives rooted in divine sovereignty and objective ethics. The paper argues that the Qur'an offers a cohesive, divinely guided worldview that not only critiques but provides superior alternatives to these ideologies. This study aims to reinforce an intellectual revival among Muslims grounded in revelation and divine guidance.

Keywords: Qur'an, Atheism, Secularism, Feminism, Liberalism, Islamic Worldview, Modern Ideologies, Divine Sovereignty, Moral Absolutism, Gender Justice

تعارف

انسانی تاریخ کے ہر دور میں فکری تحریکات نے معاشروں کی ساخت، اقدار، اور شناخت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ جدید دور، جسے کئی مفکرین "فکری الحاد" اور "وحی سے انکار کی تہذیب" سے تعبیر کرتے ہیں، ایک ایسی فکری یلغار کا حامل ہے جس نے روایتی الٰہیاتی نظامِ فکر کو چیلنج کیا ہے۔[3] اس دور کی نمایاں فکری تحریکات—الحاد (Atheism)، سیکولرازم (Secularism)، فیمنزم (Feminism)، اور لبرل ازم—(Liberalism) نے فرد، ریاست، اخلاقیات، اور معاشرت جیسے بنیادی پہلوؤں میں نہ صرف سوالات اٹھائے ہیں بلکہ نئے معیارات وضع کیے ہیں۔ دورِ جدید میں انسانی فکر و تہذیب نے نہ صرف سائنسی و صنعتی میدان میں انقلابی ترقیات کیں، بلکہ فکری و اخلاقی میدان میں بھی نئی جہتوں کو جنم دیا۔ ان میں سے چند نمایاں نظریات—الحاد، سیکولرازم، فیمنزم، اور لبرل ازم— نے دنیا بھر کے فکری نظاموں اور معاشرتی ڈھانچوں کو گہرے طور پر متاثر کیا ہے۔ یہ نظریات مغرب کی فکری روایت، نوآبادیاتی پس منظر، اور Enlightenment کی تحریک سے پھوٹے، اور رفتہ رفتہ ایک عالمی فکری یلغار کی شکل اختیار کر گئے۔

یہ تحریکات اگرچہ مختلف فکری اور تاریخی پس منظر رکھتی ہیں، لیکن ان کا مشترکہ جوہر یہ ہے کہ یہ وحی، خدا، اور مذہب کی اجتماعی و انفرادی زندگی میں حیثیت کو رد کرتے ہیں۔[4] ان کا مرکز و محور انسان، اس کی عقل، آزادی، اور خواہش ہے۔ لبرل ازم، مثلاً، فرد کو حتمی مرکز قرار دیتا ہے جہاں خدا، اخلاق، اور ریاست کی ہر شکل انسان کی مرضی

[1] Doctorate Candidate at Department of Islamic Studies (Quran & Tafsir) Allama Iqbal Open University, Islamabad.
Email: Nawazrajput1@gmail.com https://orcid.org/0009-0000-6493-5970
[2] Doctorate Candidate at Department of Islamic Studies (Seerat Studies) Allama Iqbal Open University, Islamabad. **Email:** **mu.hussain@cch.edu.pk**
[3] Wael B. Hallaq, *The Impossible State: Islam, Politics, and Modernity's Moral Predicament* (New York: Columbia University Press, 2013), 34–36.
[4] Charles Taylor, A Secular Age (Cambridge, MA: Harvard University Press, 2007), 21.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کی تابع ہوتی ہے۔[5]فیمنزم صنفی امتیاز کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے بعض صورتوں میں خاندانی نظام، مذہبی حدود، اور حیاء کے تصورات کو زوال پذیر کرتی ہے۔[6]سیکولرازم مذہب کو نجی زندگی تک محدود کرتا ہے، جب کہ الحاد سرے سے خدا کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ یہ نظریات بظاہر انسان کی آزادی، مساوات، انصاف، اور ترقی کا علم بلند کرتے ہیں، مگر در حقیقت وہ وحی، نبوت، اور ربانی ہدایت کو انسان کی زندگی سے بے دخل کر کے خالص انسانی عقل اور تجربے کو معیارِ حق قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اثرات جہاں مغربی معاشروں کو مادیت پرستی، اخلاقی انارکی، اور روحانی خلاء کی طرف لے گئے، وہیں مسلم دنیا میں بھی شناختی بحران، فکری مغالطے، اور تہذیبی انحطاط کا سبب بنے۔ ایسے فکری ماحول میں امت مسلمہ بالخصوص مسلم نوجوان شناختی بحران (Identity Crisis)، روحانی اضطراب، اور فکری تضاد کا شکار ہو رہے ہیں۔[7] ان کے ذہنوں میں یہ سوالات گونج رہے ہیں کہ: کیا اسلام ان نظریات سے ہم آہنگ ہو سکتا ہے؟

کیا قرآن جدید فکری سوالات کا جواب دیتا ہے؟ کیا ان نظریات میں واقعی انسانی فلاح ہے یا یہ محض سراب ہیں؟

قرآن مجید جو کہ ایک مکمل اور ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے، ان تمام نظریات کی جڑوں، مفروضوں، اور اثرات کا باریک بینی سے تجزیہ کرتا ہے اور ان کے مقابلے میں ایک فطری، الٰہی اور ابدی نظامِ فکر و عمل پیش کرتا ہے۔ یہ تحقیق انہی چار نظریات کا تنقیدی مطالعہ قرآن کے تناظر میں پیش کرنے کی کوشش ہے، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ آیا یہ جدید فکری تحریکات انسان کی حقیقی فلاح کی ضامن ہیں، یا وہ اسے اس کی فطرت، اخلاق، اور روحانیت سے دور لے جا رہی ہیں۔

الحاد (Atheism) پر قرآن کی روشنی میں تنقیدی تجزیہ

الحاد کا لغوی مطلب ہے: ''انحراف، جھکاؤ یا ٹیڑھ''۔ عربی میں "ملحد" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو حق سے ہٹ کر کسی اور راہ پر چل پڑے۔ جدید دور میں "Atheism" ایک فکری تحریک کے طور پر ابھرا ہے جو خدا کے وجود کا انکار کرتی ہے اور کائنات کو خالص مادّی قوانین کی پیداوار مانتی ہے۔ الحاد کی کئی اقسام ہیں، جیسے:

سائنسی الحاد (Scientific Atheism)، فلسفی الحاد (Philosophical Atheism) اور عملی الحاد (Practical Atheism)

یہ تمام اقسام کسی نہ کسی درجے میں وحی، مذہب، اور ماورائے مادّہ حقیقت کی تردید کرتی ہیں۔

الحاد کی فکری بنیادیں

جدید الحاد کی بنیاد دو بڑے مغربی تصورات پر قائم ہے:

عقلیت پرستی (Rationalism): عقل کو حتمی ذریعۂ علم قرار دینا۔

مادّیت (Materialism): کائنات کو محض مادّہ اور فزیکل قوانین کی تابع سمجھنا۔

نیز، یورپ میں **قرونِ وسطیٰ کی کلیسائی جبر** نے بھی لوگوں کو مذہب سے بدگمان کر کے الحاد کی طرف مائل کیا۔[8]

قرآن میں الحاد کی مذمت

قرآنِ حکیم نے الحاد کا واضح طور پر نام نہیں لیا، مگر اس کی مختلف اقسام اور مظاہر کا مدلل جواب دیا ہے:

فطرت کی گواہی:

"فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُوْنَ"

"تمھاری اپنی جانوں میں (ہماری نشانیاں) ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے؟"[9]

اللہ تعالیٰ انسان کے **باطن اور وجدان** کو اس کے ایمان کا اولین ذریعہ قرار دیتا ہے۔ جدید الحاد، فطرتِ انسانی کی اسی معرفت کا انکار کرتا ہے۔

---

[5] John Gray, Liberalism (Minneapolis: University of Minnesota Press, 1986), 13–15.

[6] Judith Lorber, *Gender Inequality: Feminist Theories and Politics* (Oxford: Oxford University Press, 2010), 33–35.

[7] Tariq Ramadan, *Western Muslims and the Future of Islam* (Oxford: Oxford University Press, 2004), 49.

[8] Charles Taylor, *A Secular Age* (Cambridge, MA: Harvard University Press, 2007), 25–27.

[9] Al-Qur'ān, 51:21.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کائنات کی گواہی:

"سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ"[10]...

کائنات کا مربوط، منظم، اور بامقصد نظام اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی حکمت رکھنے والا خالق موجود ہے۔ الحاد اس "غایت (purpose) " کا منکر ہے۔

قرآنی منہج استدلال بر ضد الحاد

قرآن اپنا مقدمہ عقل و فطرت دونوں پر قائم کرتا ہے، مگر اس کی جڑو حی میں پیوست ہوتی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

"أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ[11]"

یہ سوالی انداز فلسفیانہ دلیلِ وجود (Cosmological Argument) سے مشابہت رکھتا ہے: اگر کچھ بھی بغیر سبب کے پیدا نہیں ہوتا، تو یہ کائنات خود بخود کیسے وجود میں آسکتی ہے؟

مشہور ملحد دلائل اور قرآنی رد

"اگر خدا ہے تو دنیا میں برائیاں کیوں ہیں؟"

یہ **"The Problem of Evil"** کے نام سے معروف مغربی اعتراض ہے۔

قرآن کہتا ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ[12] "

"خشکی و تری میں فساد انسان کے اپنے ہاتھوں سے پھیلا۔"

یعنی برائی، انسان کی آزمائش، آزادیٔ ارادہ اور انسانی اعمال کا نتیجہ ہے، نہ کہ خدا کا ظلم۔

"ہم کسی خدا کو تجرباتی طور پر نہیں دیکھ سکتے، لہٰذا وہ موجود نہیں"

یہ سائنسی الحاد کا مفروضہ ہے کہ صرف مشاہدہ شدہ (Observable) چیزیں ہی حقیقت ہیں۔

قرآن کہتا ہے:

"لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ[13]"...

"آنکھیں اُسے پا نہیں سکتیں۔"

یعنی خدا کی حقیقت مادی ادراک سے ماوراء ہے، جیسے کششِ ثقل یا شعور کی ماہیت آج بھی مکمل طور پر قابلِ فہم نہیں۔

جدید الحاد کی فکری جڑیں بالعموم سائنسی مادیت (Scientific Materialism) میں پیوست ہیں، جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کائنات اور زندگی کی تمام حقیقتیں صرف فزیکل قوانین سے سمجھی جاسکتی ہیں۔ اس پر دو اہم مسلمان و مسیحی مفکرین کی کتابیں قابلِ ذکر ہیں:

John Lennox نے اپنی کتاب *God's Undertaker* میں سائنس کو خدا کے وجود کے خلاف نہیں بلکہ اس کی طرف رہنمائی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

ان کے بقول، کائنات کا نظم، ابتداء، اور Fine-Tuning اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ کوئی اعلیٰ تر عقل اسے کنٹرول کر رہی ہے۔[14]

[10] Al-Qur'ān, 41:53.

[11] Al-Qur'ān, 52:35.

[12] Al-Qur'ān, 30:41.

[13] Al-Qur'ān, 6:103.

[14] John Lennox, *God's Undertaker: Has Science Buried God?* (Oxford: Lion Books, 2009), 59.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

وحیدالدین خان نے اپنی کتاب *God Arises* میں فطرت اور سائنسی دریافتوں کو توحید اور خدا کی صفات کا مظہر قرار دیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ سائنس جس نظم و حکمت کو دریافت کرتی ہے، وہ خود اس امر کی دلیل ہے کہ کوئی خالق موجود ہے جس نے یہ سب پیدا کیا۔[15]

خلاصہ تنقید

الحاد قرآن کی بیان کردہ فطری معرفت، کائناتی نظم، اخلاقی ضمیر، اور وحی —— سب کا منکر ہے۔ قرآن الحاد کو نہ صرف عقلی مغالطہ قرار دیتا ہے بلکہ اسے نفس پرستی کا نتیجہ بھی گردانتا ہے:

"أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ[16]"

سیکولرازم پر قرآن کی تنقیدی نظر

سیکولرازم (Secularism) ایک ایسا فکری و سیاسی نظریہ ہے جس کے مطابق مذہب کو نجی زندگی تک محدود رکھا جائے، اور ریاست، قانون، تعلیم، اور معیشت جیسے شعبے مذہب کی مداخلت سے آزاد ہوں۔ یہ نظریہ یورپ میں کلیسائی ظلم، سائنسی انقلاب، اور Enlightenment کے رد عمل کے طور پر ابھرا۔[17]

جارج جیکب ہولیوک (George Jacob Holyoake) نے 1851ء میں پہلی بار اس نظریے کو "Secularism" کے نام سے تعبیر کیا۔[18]

سیکولرازم کا نعرہ ہے: *"Religion is a private affair of the individual."*

سیکولرازم کی اقسام:

سیاسی سیکولرازم: ریاست اور قانون سازی میں مذہب کی عدم مداخلت

اخلاقی سیکولرازم: اخلاق کی بنیاد انسانی تجربہ، نہیں وحی

سماجی سیکولرازم: مذہب کا عوامی زندگی سے اخراج

قرآن کا تصورِ دین

قرآن دین کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کرنے کی تلقین کرتا ہے:

"قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ[19]"...

"کہہ دو! میری نماز، قربانی، جینا اور مرنا سب اللہ کے لیے ہے۔"

اسلام صرف عبادات کا مذہب نہیں بلکہ **ریاست، عدالت، معیشت، اخلاق، جنگ و امن** سب میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

---

[15] Waheeduddin Khan, *God Arises: Evidence of God in Nature and Science* (New Delhi: Goodword Books, 2015), 37–48

[16] Al-Qur'ān, 45:23.

[17] Charles Taylor, A Secular Age (Cambridge, MA: Harvard University Press, 2007), 21.

[18] George Jacob Holyoake, English Secularism: A Confession of Belief (Chicago: Open Court Publishing, 1896), 13.

[19] Al-Qur'ān, 6:162.

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

قرآن وسیکولرازم: بنیادی تصادم

قرآن	سیکولرازم
دین کو ہمہ گیر نظام حیات بناتا ہے	مذہب کو نجی زندگی تک محدود کرتا ہے
حاکمیتِ الٰہی	حاکمیتِ عوام یا عقل کی
شریعت پر مبنی قانون سازی	قانون سازی انسان کے ہاتھ میں
اخلاق کا منبع وحی	اخلاق کا منبع انسانی عقل

"إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ[20]"

"حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔"

جدید جمہوریت اور سیکولر ریاست: قرآنی تناظر

جدید جمہوریت میں "Will of the People" کو مطلق اتھارٹی مانا جاتا ہے، جبکہ قرآن میں "Will of Allah" کو حاکم مانا گیا ہے۔

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ [21]"...

"کسی مومن مرد و عورت کو حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول فیصلہ کر دیں، وہ اپنا کوئی اختیار رکھیں۔"

سیکولرازم کا عملی اثر مسلم معاشروں پر

- اسلامی تعلیمات کی "ثقافتی روایت" تک محدودیت
- دینی ادارے اور ریاست میں خلیج
- میڈیا و نصاب میں مغربی اقدار کی ترویج
- قانون میں قرآن و سنت کی ثانویت

جدید سیکولر ریاست، جس کی بنیاد عوامی حاکمیت اور قانون سازی میں مذہب کی عدم مداخلت پر ہے، قرآن کے تصورِ حاکمیت، قانون، اور شریعت سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔

[20] Al-Qur'ān, 12:40.

[21] Al-Qur'ān, 33:36.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

وائل حلاق نے The Impossible State میں ثابت کیا ہے کہ جدید لبرل ریاست اور اسلامی فقہی اخلاقی نظام میں غیر مصالحتی تضاد ہے۔ ان کے مطابق، اسلامی نظام قانون اخلاق، وحی اور ذمہ داری پر قائم ہے، جب کہ جدید ریاست قانون کو اخلاق سے کاٹ دیتی ہے۔[22]

اسی طرح، سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی کتاب Political Theory of Islam میں فرماتے ہیں کہ اسلام میں حاکمیت اللہ کی ہے، اور ریاست خلافت کی نمائندہ ہوتی ہے نہ کہ عوام کی نمائندہ جمہوریت۔ اسلام کے نزدیک قانون سازی کا حق کسی انسان یا ادارے کو حاصل نہیں بلکہ صرف شریعت کے دائرے میں ممکن ہے۔[23]

مثال:

ترکی، تیونس، مصر، انڈونیشیا — وہ مسلم ممالک جنھوں نے ریاستی طور پر سیکولر ماڈل اپنایا، اور مذہب کو پریکٹیکل زندگی سے کاٹ دیا۔

اسلامی تعلیمات میں اس کا حل: دین کا تغلب

اسلام کسی بھی سیکولر تصور کو **جزوی یا کلی** طور پر قبول نہیں کرتا، کیونکہ اس کا بنیادی مقدمہ یہ ہے:

"هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ[24]"...

"وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے۔"

قرآن کی تنقید اور دعوتِ عمل

قرآن انسان کو **وحی سے بغاوت** کے نتائج سے خبردار کرتا ہے، اور **فرد، خاندان، معاشرہ، اور ریاست** — ہر سطح پر **اللہ کی اطاعت** کو لازم قرار دیتا ہے۔

"فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ[25]"

"ان کے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔"

فیمنزم پر قرآن کی روشنی میں تنقیدی تجزیہ

فیمنزم (Feminism) ایک عالمی فکری تحریک ہے جس کا دعویٰ ہے کہ خواتین کو مردوں کے مساوی سماجی، معاشی، قانونی، اور سیاسی حقوق دیے جائیں۔ اس تحریک کی بنیاد مغربی معاشروں میں عورت کے ساتھ ہونے والے تاریخی ظلم، امتیازی قوانین، اور مذہبی جبر کے ردِ عمل میں پڑی۔

فیمنزم کی بنیادی اقسام درج ذیل ہیں:

قسم	تعریف
Liberal Feminism	خواتین کے قانونی مساوات پر زور
Radical Feminism	مرد کو صنفی استحصال کی جڑ قرار دینا
Marxist Feminism	معاشی استحصال کو صنفی ظلم کی بنیاد کہنا
Postmodern Feminism	صنف کو ایک سماجی تعمیر (Social Construct) ماننا

[22] Wael Hallaq, The Impossible State: Islam, Politics, and Modernity's Moral Predicament (New York: Columbia University Press, 2013), 98–101.

[23] Abul A'la Maududi, Political Theory of Islam (Lahore: Islamic Publications, 1980), 12

[24] Al-Qur'ān, 9:33.

[25] Al-Qur'ān, 5:48.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اگرچہ اس تحریک کا نعرہ "مساوات" ہے، لیکن کئی صورتوں میں یہ **مغربی اخلاقی اقدار**، **جنسی آزادی**، اور **خاندانی نظام کی توڑ پھوڑ** پر منتج ہوئی ہے۔[26]

عورت کا مقام قرآن میں

قرآن کریم عورت کو **انسانیت کے مرکز** کا حصہ تصور کرتا ہے، اور نہ صرف اس کے **جسمانی و نفسیاتی فرق** کو تسلیم کرتا ہے بلکہ اس کے **حقوق**، **عزت**، **اور مقام** کی تفصیل بھی بیان کرتا ہے۔

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ[27]"...

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا"...

اسلام مرد و عورت کے درمیان **برابری نہیں بلکہ عدل** پر زور دیتا ہے۔

فیمنزم و قرآن: تقابلی تجزیہ

قرآنی تعلیم	**فیمنزم کا دعویٰ**
صنفی عدل (Gender Justice)	صنفی مساوات (Gender Equality)
صنف اللہ کی تخلیق ہے	صنف کا تعین سماجی ہے
ہر جنس کی فطرت مختلف ہے	عورت مرد کی طرح کام کرے
ان کرداروں کو عزت کا مقام دیا گیا ہے	ماں، بیوی، بہن کے کردار پر اعتراض

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ[28]"...

"اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے، معروف طریقے پر۔"

فیمنزم کے خطرناک نتائج

عائلی نظام کی شکست

فیمنزم کی شدت پسندی نے شادی، ماں بننے، اور خاندان جیسے اداروں کو کمزور کیا۔ قرآن ان اداروں کو معاشرتی استحکام کی بنیاد قرار دیتا ہے۔

جنسی آزادی (Sexual Liberation)

ریڈیکل فیمنزم کے اثرات سے مغرب میں **زنا**، **ہم جنس پرستی**، **اور abortion** کو جائز سمجھا گیا، جب کہ قرآن اس رویے کی سختی سے مذمت کرتا ہے:

[26] Judith Lorber, Gender Inequality: Feminist Theories and Politics (Oxford: Oxford University Press, 2010), 33–35.

[27] Al-Qur’ān, 4:1.

[28] Al-Qur’ān, 2:228.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً[29]"...

مرد دشمنی (Misandry)

بعض فیمنزم رجحانات مرد کو "ظالم، جابر، اور غیر
اخلاقی صنف" کے طور پر پیش کرتے ہیں، جو قرآن کی توازن پر مبنی تعلیمات سے متصادم ہے۔

قرآن میں عورت کے حقوق

آیت	حق
العلق 96:1	علم حاصل کرنے کا حق
النساء 4:7	وراثت
النساء 4:32	کاروبار، نکاح، ملکیت
البقرہ 2:282	عدالت و شہادت

اسلام نے عورت کو **بحیثیت بیٹی، ماں، بیوی، شہری** — ہر کردار میں باعزت مقام دیا، اور کبھی اس کی فطری خصوصیات کو کمزوری قرار نہیں دیا۔

مسلم فیمنسٹ تحریکیں اور داخلی تضادات

کچھ مسلم مفکرین نے اسلامی فیمنزم (Islamic Feminism) کے نام پر قرآن کی آیات کو سیاق و سباق سے کاٹ کر عورت کے لیے مغربی آزادیوں کی حمایت میں استعمال کیا۔ جیسے: آمنہ ودود, فاطمہ مرنسی اور رفیعہ زکریا۔ ان کی تحریریں قرآن کے اصل پیغام سے ہٹ کر مغربی تصورات کی توجیہ کرتی ہیں۔[30]

قرآنی حل

اسلام کہتا ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو اللہ نے امتحان کے لیے پیدا کیا، اور ان کی فلاح تقویٰ، اطاعت، اور عدل میں ہے نہ کہ میدانی رقابت میں۔

"إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ[31]"

یعنی فضیلت کا معیار جنس نہیں بلکہ تقویٰ ہے۔

لبرل ازم (Liberalism) پر قرآن کی روشنی میں تنقیدی مطالعہ

لبرل ازم (Liberalism) ایک مغربی فکری و سیاسی نظریہ ہے جو انفرادی آزادی (Individual Liberty)، خود مختاری (Autonomy)، مساوات (Equality)، اور مذہبی و فکری رواداری (Tolerance) جیسے اصولوں پر قائم ہے۔ اس کا نعرہ ہے:

[29] Al-Qur'ān, 17:32.

[30] Amina Wadud, Qur'an and Woman: Rereading the Sacred Text from a Woman's Perspective (New York: Oxford University Press, 1999), 43–55. Fatima Mernissi, The Veil and the Male Elite: A Feminist Interpretation of Women's Rights in Islam (Reading, MA: Addison-Wesley, 1991)

[31] Al-Qur'ān, 49:13.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

"Man is the measure of all things." – Protagoras

لبرل ازم انسان کو کائنات کا مرکز قرار دیتا ہے، اور اسے اخلاق، قانون، اور مقصدِ زندگی کی تعیین کا خود مختار حق دیتا ہے، خواہ وہ وحی کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

لبرل ازم کی اقسام

قسم	تعریف
Classical Liberalism	انفرادی آزادی، محدود حکومت
Social Liberalism	ریاستی مداخلت برائے فلاح
Cultural Liberalism	روایتی اخلاقیات کو چیلنج کرنا
Neoliberalism	معاشی آزادی اور منڈی کی بالادستی

قرآن کا تصورِ حاکمیت واخلاق

قرآن کی رو سے کائنات اور انسان **خود مختار نہیں بلکہ تابع فرمانِ خدا** ہیں:

"لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا[32]"

"وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔"

اور اخلاقیات کا ماخذ **اللہ کی وحی** ہے، نہ کہ انفرادی خواہشات یا سوسائٹی کی متغیر اقدار۔

"أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ[33]"...

"کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنالیا؟"

لبرل ازم بمقابلہ قرآنی اخلاق

لبرل اصول	قرآنی تنقید
انسان اپنی قدر و قانون خود متعین کرے	اللہ ہی قانون ساز ہے
جنسی آزادی (sexual liberty)	حدود اللہ کی خلاف ورزی
آزادیِ اظہارِ رائے بے قید ہو	گستاخی اور فساد کی مذمت
مذہب نجی مسئلہ ہو	دین، زندگی کا جامع نظام

[32] Al-Qur'ān, 18:26.

[33] Al-Qur'ān, 45:23.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

لبرل اقدار کے منفی اثرات

اخلاقی نسبیت(Moral Relativism)

لبرل ازم اخلاقیات کو کلی طور پر انفرادی و سماجی ترجیح قرار دیتا ہے۔ اس سے زنا، ہم جنس پرستی، فحاشی، شراب نوشی، اور ارتداد کو جائز قرار دیا جاتا ہے۔

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ[34]"...

اللہ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے—یعنی اخلاق کو وحی پر بنیاد دو۔

خاندانی نظام کا انہدام

لبرل ازم نے "میرا جسم میری مرضی" جیسے نعروں کو فروغ دے کر نکاح، والدین کی اطاعت، اور حیاء جیسے اسلامی اصولوں کو زوال پذیر کر دیا۔

فرد پرستی اور مادیت

انفرادیت پسندی نے اجتماعی ذمہ داریوں کو ختم کر کے مادی خواہشات کو انسان کی معراج بنا دیا ہے۔ قرآن انسان کو نفس پرستی سے روکتا ہے:

"فَأَمَّا مَن طَغَىٰ، وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا[35]"...

آزادئ اظہار: قرآن کی حد بندی

اسلام میں آزادئ رائے ضرور ہے، مگر وہ اللہ، رسول، اور دین کی توہین کی اجازت نہیں دیتی۔

"وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ[36] "...

"جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار یا تمسخر کیا جا رہا ہے، تو وہاں نہ بیٹھو۔"

لبرل ازم کے مقابلے میں قرآن کا ماڈل

پہلو	قرآن کا نقطہ نظر
انسانی آزادی	اللہ کی اطاعت کے دائرے میں آزادی
خود ارادیت	وحی کی رہنمائی میں
قانون سازی	شریعت پر مبنی قانون
اخلاقیات	مطلق اور وحی پر مبنی

مغربی مسلم مفکرین کا تنقیدی رویہ

کئی جدید مسلم مفکرین نے لبرل ازم پر گہری تنقید کی ہے:

طارق رمضان نے مسلم شناخت اور مغرب کے تضادات پر بہت اہم نکات لکھیں ہیں جس میں لوگوں کو لبرل ازم کا اصلی چہرہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔[37]

---

[34] Al-Qur'ān, 16:90.

[35] Al-Qur'ān, 79:37–38.

[36] Al-Qur'ān, 4:140.

[37] Tariq Ramadan, Western Muslims and the Future of Islam (Oxford: Oxford University Press, 2004), 47–49.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

وائل حلاق نے لبرل ریاست اسلامی اصولوں سے کس طرح متصادم ہے، اس کو واضح کیا گیا ہے۔[38]

سید حسین نصر نے واضح کیا کہ جدیدیت جو کہ لبرل ازم کے نظریات سے لبریز ہے وہ کس طرح روحانیت کے خلاف ہے۔[39]

لبرل ازم کا بنیادی مقدمہ یہ ہے کہ انسان ہی قانون ساز، اخلاقی ماہر، اور خالقِ اقدار ہے، جب کہ قرآن کہتا ہے:

"إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ" ۔[40]

"حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔"

لہٰذا، قرآن کی روشنی میں لبرل ازم نہ صرف ایک غلط فکری بنیاد رکھتا ہے بلکہ وہ اخلاقی، معاشرتی، اور دینی زوال کا راستہ بھی ہموار کرتا ہے۔

جدید نظریات کے اجتماعی اثرات اور قرآن کی اجتماعی حکمتِ عملی

جدید نظریات کا امت مسلمہ پر فکری اثر

الحاد، سیکولرازم، فیمنزم، اور لبرل ازم — یہ چاروں نظریات اگرچہ الگ الگ پہلو رکھتے ہیں، مگر ان کی مشترکہ بنیاد وحی سے آزادی، انسانی خود مختاری، اور مذہب کی تنسیخ پر قائم ہے۔ امت مسلمہ جب ان نظریات کی زد میں آتی ہے تو درج ذیل فکری بحران جنم لیتے ہیں:

شناختی بحران

مسلمان نوجوان "کون ہوں؟"، "کس نظام سے وفادار ہوں؟" جیسے سوالات میں الجھ جاتے ہیں۔

تقدس کی نفی

اللہ، رسول، قرآن اور شرعی احکامات کو محض ثقافتی مظاہر یا تاریخی ڈھانچے تصور کیا جانے لگتا ہے۔

روحانی خلا

الحاد اور لبرل ازم کی وجہ سے دل و دماغ میں **روحانی سکون، توکل، اور آخرت** کا تصور مٹنے لگتا ہے۔

معاشرتی انارکی

فیمنزم اور لبرل ازم کی انتہائیں **خاندانی نظام، حیاء، طہارت، نکاح** جیسے قرآنی اداروں کو توڑتی ہیں۔

قرآن کی اجتماعی حکمتِ عملی

قرآن نہ صرف ان نظریات کی تردید کرتا ہے بلکہ ایک مثبت، جامع، اور مربوط نظامِ فکر و عمل پیش کرتا ہے:

قرآنی بنیاد	تفصیل
توحید	انسان کو خدا کی بندگی کے مکمل دائرے میں لاتا ہے۔[41]

[38] Wael B. Hallaq, The Impossible State: Islam, Politics, and Modernity's Moral Predicament (New York: Columbia University Press, 2013), 118–122.

[39] Seyyed Hossein Nasr, Islam and the Plight of Modern Man (Chicago: ABC International, 2001), 64.

[40] Al-Qur'ān, 12:40

[41] Al-Qur'ān, 39:11.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

قرآنی بنیاد	تفصیل
خلافت	انسان کو زمین پر ذمہ داری اور جوابدہی کے احساس سے جوڑتا ہے۔[42]
عدل	ہر رشتے اور کردار کو اس کا فطری مقام دیتا ہے۔[43]
تزکیہ	فکری، روحانی اور اخلاقی اصلاح کی تعلیم دیتا ہے۔[44]
وحی پر مبنی ہدایت	ہر شعبۂ زندگی کے لیے واضح اصول فراہم کرتا ہے۔[45]

قرآنی منہج کی خصوصیات

وحی کی مرکزیت :قرآن عقل کو رد نہیں کرتا، مگر اسے وحی کے تابع بناتا ہے۔

فطرت سے ہم آہنگی :اسلامی نظام انسانی فطرت کو تسلیم کرتا ہے، اس کے خلاف نہیں۔

حدود کی تعیین :ہر آزادی کے ساتھ ایک اخلاقی، قانونی اور روحانی دائرہ متعین کرتا ہے۔

اجتماعی خیر کا تصور :فرد کے بجائے معاشرے کی فلاح کو ترجیح دیتا ہے۔

دعوتِ تجدید: مسلمانوں کے لیے پیغام

آج جب مغربی افکار امت کو اندر سے کھوکھلا کر رہے ہیں، تو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ:

قرآن کو صرف تلاوت اور تعویذ کے بجائے **نظامِ حیات** سمجھیں۔

فکری خوداعتمادی پیدا کریں: اسلام کسی ازکاررفتہ نظام کا نام نہیں، بلکہ یہ ابدی سچائی کا نمائندہ ہے۔

عصری زبان میں دینی فہم پیدا کریں تاکہ جدید نسل ان فتنوں کو پہچان سکے۔

"هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ[46]"...

"وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔"

جیساکہ سید حسین نصر لکھتے ہیں:

"Islam offers a sacred view of the universe rooted in transcendence and balance—unlike modern ideologies which fragment the soul and deny the sacred."[47]

یہ اقتباس اس بات کو واضح کرتا ہے کہ قرآن ایک ایسا **جامع روحانی و اخلاقی وژن** پیش کرتا ہے جو جدید مغربی نظریات کے **مادہ پرستانہ اور انسان مرکز** نظامِ فکر سے **مکمل مختلف** ہے۔

---

[42] Al-Qur'ān, 2:30.

[43] Al-Qur'ān, 16:90.

[44] Al-Qur'ān, 91:9.

[45] Al-Qur'ān, 4:105.

[46] Al-Qur'ān, 9:33.

[47] Seyyed Hossein Nasr, The Heart of Islam: Enduring Values for Humanity (New York: HarperOne, 2004), 93.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

ڈاکٹر اسماعیل راجی الفاروقی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جدید مغربی علوم اور نظریات کو **بلا تنقید قبول کرنا امت کے فکری انحطاط کا سبب ہے**۔ وہ تجویز کرتے ہیں کہ علم کی ہر شاخ کو **وحی کی روشنی میں از سرِ نو تشکیل دینا** ضروری ہے تاکہ مسلمان علمی خود اعتمادی، فکری استقامت، اور روحانی مرکزیت دوبارہ حاصل کر سکیں۔[48]

نتائجِ تحقیق

الحاد قرآن کی نظر میں فطرتِ انسانی سے انکار اور معرفتِ الٰہی سے انحراف ہے، جو عقل و فطرت دونوں کے خلاف ہے۔

سیکولرازم ایک ایسا نظام ہے جو دین کو زندگی سے کاٹ دیتا ہے، جب کہ قرآن دین کو حیاتِ انسانی کے ہر پہلو میں نافذ دیکھنا چاہتا ہے۔

فیمنزم میں پیش کردہ صنفی مساوات کا تصور قرآن کے عدل پر مبنی، فطرت شناس نظام کے ساتھ میل نہیں کھاتا۔

لبرل ازم فرد کو مطلق آزادی دیتا ہے، جب کہ قرآن آزادی کو حدود اللہ اور اخلاقیات کا پابند بناتا ہے۔

ان تمام نظریات کی مشترکہ جڑ یہ ہے کہ یہ **وحی کی اتھارٹی کا انکار** کرتے ہیں، جب کہ قرآن وحی کو **ہدایت، قانون، اور اخلاق** کا منبع قرار دیتا ہے۔

جدید مسلم معاشرے ان نظریات سے متاثر ہو کر **فکری تذبذب، اخلاقی بحران، اور شناختی انتشار** کا شکار ہو چکے ہیں۔

تجاویز

قرآنی تعلیمات کا عصری فہم پیدا کیا جائے، تاکہ نوجوان نسل جدید فکری حملوں کا علمی رد کر سکے۔

اسلامی اسکولوں اور جامعات میں جدید نظریات پر تنقیدی مطالعے کو نصاب میں شامل کیا جائے۔

میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز پر فکری بیداری کی مہمات چلائی جائیں، جو قرآن اور سنت کی روشنی میں ہوں۔

اسلامی مفکرین کو چاہیے کہ وہ جدید علوم کے ساتھ قرآن کا تعلق واضح کریں، نہ کہ انہیں مغربی فکر کے مطابق ڈھالیں۔

مکالمہ اور تحقیق کا ایک ایسا ماحول پیدا ہو جو خود احتسابی، دلیل، اور بصیرت پر مبنی ہو۔

خلاصہ تحقیق

یہ تحقیق اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ الحاد، سیکولرازم، فیمنزم اور لبرل ازم جیسے جدید نظریات، اگرچہ مختلف سمتوں سے آئے ہیں، مگر یہ سب انسان کو خالق سے کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ نظریات آزادی، مساوات، ترقی، اور عقل کے نام پر وحی، عدل، طہارت، اور عبودیت جیسے الٰہی اصولوں کو بے دخل کرنے کی سعی کرتے ہیں۔

قرآن ان نظریات کا نہ صرف عقلی اور فطری رد کرتا ہے، بلکہ ایک متبادل بھی پیش کرتا ہے—ایسا نظام جو توحید، خلافت، عدل، اور تزکیہ پر قائم ہے، جو فرد کو اس کی فطرت سے ہم آہنگ کرتا ہے، اور معاشرے کو امن و توازن عطا کرتا ہے۔

(Bibliography)

- Al-Qur'ān (various surahs cited).
- Faruqi, Ismail Raji al. *Islamization of Knowledge*. Herndon: IIIT, 1982.
- Hallaq, Wael B. *The Impossible State: Islam, Politics, and Modernity's Moral Predicament*. New York: Columbia University Press, 2013.
- Holyoake, George Jacob. *English Secularism: A Confession of Belief*. Chicago: Open Court Publishing, 1896.
- Lennox, John. *God's Undertaker: Has Science Buried God?* Oxford: Lion Books, 2009.
- Lorber, Judith. *Gender Inequality: Feminist Theories and Politics*. Oxford: Oxford University Press, 2010.
- Maududi, Abul A'la. *Political Theory of Islam*. Lahore: Islamic Publications, 1980.

[48] Ismail Raji al-Faruqi, Islamization of Knowledge (Herndon: IIIT, 1982), 17–25

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

- Mernissi, Fatima. *The Veil and the Male Elite: A Feminist Interpretation of Women's Rights in Islam*. Reading, MA: Addison-Wesley, 1991.
- Nasr, Seyyed Hossein. *The Heart of Islam: Enduring Values for Humanity*. New York: HarperOne, 2004.
- Nasr, Seyyed Hossein. *Islam and the Plight of Modern Man*. Chicago: ABC International, 2001.
- Qutb, Sayyid. *Fi Zilal al-Qur'an*. Translated by M.A. Salahi and A.A. Shamis. Leicester: Islamic Foundation, 2003.
- Rahman, Fazlur. *Islam and Modernity: Transformation of an Intellectual Tradition*. Chicago: University of Chicago Press, 1982.
- Ramadan, Tariq. *Western Muslims and the Future of Islam*. Oxford: Oxford University Press, 2004.
- Wadud, Amina. *Qur'an and Woman: Rereading the Sacred Text from a Woman's Perspective*. New York: Oxford University Press, 1999